افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء

(فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۰ء بمقام قادیان)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سب تعریف اللہ ہی کی ہے کہ جس نے آج سے ۵۲ سال پہلے دنیا کی اصلاح کے لئے قادیان میں ایک ایسے شخص کو اپنا پیغام دے کر بھیجا جس کی نسبت غیر تو الگ رہے اس کا اپنا باپ بھی یہ خیال کرتا تھا کہ یہ لڑکا نکمّا اور ناکارہ ہے اور اس کا خیال تھا کہ جہاں میرا بڑا بیٹا میرے کام کو جاری رکھے گا اور میرے خاندان کو قائم رکھنے کا باعث ہوگا وہاں یہ لڑکا اپنے خاندان کے نام کو بالکل مٹا دے گا۔ پھر ایک ایسی بستی میں جس کو ضلع کے لوگ بھی نہ جانتے تھے اور ایسے علاقہ میں جو کہ پنجاب میں سے جاہل ترین علاقوں میں شمار کیا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے ایسے علاقہ میں سے اور ایسی بستی میں سے اور ایسے انسانوں میں سے کہ ان میں سے ہر ایک دُنیا کی نگاہ میں حقیر سمجھا جاتا تھا ایک انسان کو چُنا اور اسے فرمایا۔ اُٹھ اور دنیا کو میرے نام سے باخبر کر، لوگ میرے نام کو بھول چکے ہیں، دُنیا میں بسنے والے اس کام کی ذمہ داری کو فراموش کر چکے ہیں جو میری طرف سے ان کے سپرد کی گئی تھی، لوگوں نے دین کو بالکل بُھلا دیا ہے، مذہب کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور حق وصداقت کو پھینک دیا ہے۔ تُو اُٹھ اور ان کو پیغام پہنچا یہ مت خیال کر کہ تُو اکیلا اور تنہا ہے، تُو یہ مت خیال کر کہ تیرا کوئی ساتھی اور مددگار نہیں ہے ۔ فرمایا ہم تمہارے ساتھ ہیں۔اور یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُوۡحِیۡ اِلَیۡھِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ۔[1] ہم ضرور ایسے آدمی مقرر کریں گے جو تیری مدد کے لئے کھڑے ہوں گے اور ہم ان کے دلوں پر وحی نازل کریں گے۔ خدا تعالیٰ نے جب اپنا یہ پیغام نازل کیا اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے انسان

دُنیا میں سے میسّر آ جائیں گے اور کون یقین کر سکتا تھا کہ وہ خدا جسے مختلف مذاہب کی کتابیں پیش کرتی ہیں وہ اب بھی انسانوں کے دلوں پر وحی نازل کر سکتا ہے اور وحی نازل کر کے لوگوں کو اسے ماننے پر مجبور کر سکتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اُس وقت بتایا کہ میں ایسے آدمی کھڑے کروں گا اور پھر ایسا ہی کر کے دِکھا بھی دیا۔ کتنے ہی ہم میں سے ہیں جنہوں نے اس پیغام کو سُنا اور ان کے نفوس نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا لیکن آخر اللہ تعالیٰ انہیں راہِ راست پر لے آیا اور ایک دن انہیں اقرار کرنا پڑا کہ وہ غلطی پر تھے اور قادیان میں پیدا ہونے والا مأمور سچا ہے۔ پھر کتنے ہی ہم میں سے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے احمدی گھرانوں میں پیدا کیا اور اِس بات کی توفیق دی کہ وہ احمدیت کا مطالعہ کریں اور عقل و فکر سے کام لیں اور ان پر خدا تعالیٰ نے احمدیت کی صداقت کھول دی۔ اس طرح وہ اس لئے احمدی نہ ہوئے کہ ان کے ماں باپ احمدی تھے بلکہ اس لئے ہوئے کہ ان کے دل نے احمدیت کی صداقت کی گواہی دی، ان کے مشاہدات نے گواہی دی۔ پس سارے کے سارے جو احمدیت میں داخل ہوئے وہ یا تو باہر سے آئے یا پھر احمدی گھرانوں میں پیدا ہوئے اور انہوں نے تحقیق کر کے اور جستجو کے بعد احمدیت کو قبول کیا نہ کہ ورثہ کے طور پر۔ یہ سارے کے سارے ایسے ہی لوگ ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُوۡحِیۡ اِلَیۡھِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ کہ ہم ایسے لوگ پیدا کریں گے جنہیں وحی کے ذریعہ تحریک کریں گے کہ وہ اِس نبی کی مدد کریں۔

سو آج اس بیابان میں جمع ہونے والے تمام لوگ ایسے ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کی اس وحی کی صداقت کی ایک علامت ہیں۔ لوگ کہتے ہیں مرزا صاحب کی صداقت اور سچائی کی کیا دلیل ہے؟ آج ہم انہیں ایک دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُوۡحِیۡ اِلَیۡھِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اُس وقت جب کہ آپ کا کوئی نام بھی نہ جانتا تھا خدا تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ ہم ایسے لوگ پیدا کریں گے جو تمہاری مدد کریں گے۔ آج یہاں بیٹھے ہوئے ایک ایک آدمی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اِس الہام کے پُورا ہونے کا ثبوت ہے جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا تھا یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُوۡحِیۡ اِلَیۡھِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ۔ یہ کتنے نشانات ہیں صرف اِس جلسہ میں ہی بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیکھو، عورتوں اور مردوں کے جلسہ میں آج شامل ہونے والوں کی تعداد بیس ہزار کے قریب ہوگی اور اگر صرف رِجَال کو ہی لیا جائے تو آج ان کی تعداد ۱۵، ۱۶ ہزار ہوگی۔

پھر جلسہ کے آخر تک اس تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ۲۰ ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے ایک بیج بویا اور اُسے اِس قدر بڑھایا ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے اِس احسان کی قدر کریں کہ اُس نے ہمارے دلوں کو مہبطِ وحی بنایا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر ایک کو وحی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کے لئے کھڑا کریں گے۔ پس آپ لوگوں میں سے ہر ایک صاحبِ وحی ہے۔ اگر کسی کو کبھی الہام نہ ہوا ہوا گرچہ اکثر لوگ ایسے ہیں جن کو الہام ہوتے رہتے ہیں تو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بتاتا ہے کہ ہر احمدی کو الہام ہوا۔ چاہے وحیِ خفی ہو یا وحیِ جلی۔ وحیِ خفی دماغ پر نازل ہوتی ہے پس کوئی احمدی نہیں جو صاحبِ وحی نہ ہو اور جب ہر احمدی صاحبِ وحی ہے تو ہر احمدی کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی عظمت اور شوکت دنیا پر ظاہر کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا مَیں جماعت کے لوگوں کو ان کی عام ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یہ ایام خشیتُ اللہ کے اور خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے ہیں پس جو لوگ اِن ایام میں یہاں آئے ہیں وہ جہاں آپس میں ملاقاتیں کریں، دُنیوی کام سرانجام دیں، وہاں ساتھ ہی خدا تعالیٰ کو زیادہ یاد کریں، زیادہ دعائیں کریں، زیادہ توجہ سے نمازیں پڑھیں۔ دیکھو! جب بارش ہوتی ہے تو زمیندار اپنے کھیتوں کی مینڈیں درست کرنا شروع کر دیتا ہے تا کہ کھیتوں میں پانی بھر لے نہ کہ گھر میں بیٹھا رہتا ہے۔ یہ ایام خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کے دن ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی رحمت کے پانی سے اپنے سینوں کو بھر لو تا کہ سال بھر تمہارے کام آئے اور جب تک پھر تمہیں یہاں آنے کا موقع ملے اُس وقت تک تمہارے دلوں کی کھیتی سُوکھے نہیں۔ پس ان ایام میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرو، زیادہ سے زیادہ عبادت کرو اور زیادہ سے زیادہ اپنے قلوب میں خشیتُ اللہ پیدا کرو۔ ہوسکتا ہے کہ اگلے سال تم میں سے کسی کو ایسی ضروریات اور مشکلات پیش آجائیں جن کا علاج اُس کے پاس نہ ہو اور وہ سالانہ جلسہ میں شریک نہ ہو سکے۔ یا دورانِ سال میں ہی کوئی شیطان اس قسم کا وسوسہ ڈال دے جس کے ازالہ کے لئے اس جلسہ میں کوئی بات نہیں کہی گئی لیکن اگر ان ایام میں تم خصوصیت سے تہجد پڑھو گے، دعائیں کرو گے اور نمازیں ادا کرو گے تو اول تو اللہ تعالیٰ تقریریں کرنے والوں کی زبان پر ایسے الفاظ نازل کرے گا جو سارے سال تمہارے کام آئیں گے۔ یا پھر آپ کے دل میں ایسا چشمہ جاری کر دیگا جو سارا سال تمہارے ایمان کو تازہ رکھے گا اور کسی شیطان کی وسوسہ اندازی کچھ اثر نہ کرے گی۔

پھر اِن ایام کا نہایت اہم کام جلسہ کی تقریروں کا سننا ہے مگر کئی دوست اُس وقت جب کہ تقریریں ہو رہی ہوتی ہیں اِدھر اُدھر پھرتے اور وقت ضائع کرتے ہیں۔ میں انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ جلسہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ خود بھی تقریریں سُنیں اور اپنے دوستوں کو بھی سننے کے لئے کہیں۔

میں اِس موقع پر مبلّغین اور علماء کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اپنی تقریروں میں اخلاص اور ہمدردی کو مدنظر رکھیں۔ کوئی چُبھتا ہوًا یا سخت لفظ استعمال نہ کریں۔ بے شک اعتراضات کے جواب دیئے جائیں مگر جواب اپنے اندر اخلاص اور محبت رکھتا ہو۔ ایسے درد اور خیر خواہی کے ساتھ ہو کہ معترض بھی اسے محسوس کرے اور اگر کوئی سخت سے سخت دل ہو تو بھی صداقت کی گرمی سے متأثر ہو کر حق قبول کر لے۔

اِس کے بعد مَیں دعا کرتا ہوں۔ آؤ ہم سب مل کر دعا کریں کہ خدا تعالیٰ پہلے جلسوں سے زیادہ اس جلسہ سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ پہلے اگر کچھ زنگ ہمارے دلوں پر باقی رہ گیا ہے تو اَب ہمارے قلوب کو صاف کر دے، ہمیں اپنے چنیدہ بندوں میں شامل کرے، اپنی اطاعت اور فرمانبرداری میں آگے ہی آگے بڑھنے، تیز سے تیز قدم اُٹھانے اور بڑی سے بڑی برکتیں حاصل کرنے کا مستحق بنائے، ہماری اولادوں کو سلسلہ کے وقار کو قائم رکھنے کے قابل بنائے انہیں ہر قسم کے فتنہ اور شر سے بچائے۔ پھر نہ صرف اپنے لئے، نہ صرف اپنے خاندان کے لئے، نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے مفید بنائے وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ ہتھیار ثابت ہوں۔ پھر نہ صرف ہمیں اور ہماری اولاد کو بلکہ ایک لمبے سلسلہ کو ایسے پاک مظاہر بنائے کہ وہ دینِ اسلام اور احمدیت کے لئے عزت اور وقار کا موجب بنیں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء)

---

[1] تذکرہ صفحہ ۵۰۔ ایڈیشن چہارم